

اے قوم

میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں
اور تم مجھے آگ کی طرف !!

الشیخ المجاہد أبو مُصعب الزرقاوی رَحْمَةُ اللہِ
کا اُردن کی فوجی عدالت میں منہجی بیان

ترجمہ: طلحة المهاجر رَحْمَةُ اللہِ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم اله المرسلين الذى انزل الكتاب المبين على قلب نبيه ليكون نذيرا للعلمين ،مالك يوم الدين، الذى له الحمد فى الاولى والاخرة وله الحكم واليه ترجعون .ثم الصلاة على خير من بعث فأدى وبلغ فأوفى وراودوه المشركون للتنازل عن دينه فأبى، فصلوات الله وسلامه عليه تترى، حتى يقبل ويرضى'.....أما بعد

ہم ایک ایسی قوم ہیں جو جاہلیت میں تھی.... ایک ایسے وقت میں جبکہ ”احکام اللہ المطہرہ“ معطل ہو چکے تھے اور اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا اور اسے انسانوں کی بنائی ہوئی شریعتوں اور خیالات کے ساتھ بدل دیا گیا تھا.... یہاں تک کہ معروف کو منکر بنا دیا گیا اور منکر کو معروف سمجھ لیا گیا.... سنت کو بدعت کے ساتھ بدل دیا گیا اور بدعت کو سنت بنا لیا گیا..... اور لوگوں میں فحاشی و عریانی پھیل گئی..... اور زنا نے اپنی جڑیں معاشرے کے شرفاء اور عام لوگوں میں گاڑ دیں۔ شراب و سود کو ان کے نام بدل کر مباح کر لیا گیا انہیں خوبصورت ناموں کا دھوکے باز لبادہ اوڑھا دیا گیا تاکہ باطل کے چہرے کو خوبصورت بنایا جاسکے..... اللہ ﷻ کے رسول ﷺ نے ایک حدیث صحیح میں سچ فرمایا تھا ﴿یشرب اناس من امتی الخمر یسمونها بغير اسمها﴾ میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے..... اور رشتے توڑ دیے گئے..... حرم کو تباہ کر دیا گیا..... نفسِ انسانی کی توہین کی گئی..... ناحق خون بہایا گیا..... ان تمام باتوں کا ایک ہی سبب ہے کہ اللہ ﷻ کا حکم ہم میں غائب ہے جو کہ ابدی سعادت کا ضامن ہے..... اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿افحکم الجاهلیة ییغون ومن احسن من الله حکما لقوم یوقنون﴾ ”کیا وہ جاہلیت کا حکم تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اللہ سے بہتر حکم کس کا ہو سکتا اس قوم کے لیے جو یقین رکھنے والی ہو“۔

اللہ عزوجل نے ہم پہ احسان کیا کہ انتہائی ظلم اور شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر ہمارے لیے رستے کو منور کر دیا..... اور اللہ ﷻ نے ہماری آنکھوں کو روشنی بخشی اور ہمارے دلوں کو حق کی طرف مائل کر دیا..... ایسے وقت میں جبکہ بہت سے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے..... ہم اللہ ﷻ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿وَمَنْ كَانَ مِيتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مِثْلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا﴾ کیا وہ شخص جو مردوں کی طرح تھا تو ہم نے اسے زندہ کر دیا اور اس کے لیے ایسا نور بنایا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کیا ایسا شخص اس جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں ہو اور اس سے نکلنے پہ قادر ہی نہ ہو۔ اور اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿فَمَنْ يَرِدِ اللَّهُ ان يَهْدِيهِ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يرد ان يضلّه يجعل صدره ضيقاً حرجاً﴾ ”جس کو اللہ ﷻ ہدایت دینا چاہتے ہیں تو اس کا سینہ دین اسلام کی سمجھ کے لیے کھول دیتے ہیں اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہتے ہیں اس کا دل تنگ و رکاوٹ والا بنا دیتے ہیں۔“

پس ہمارا یہ اٹھنا اللہ عزوجل کے فضل سے ہے جس میں ہم لوگوں کو اللہ ﷻ کی طرف بلاتے ہیں کہ اے لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسکی منہیات اور مخالفت سے ڈرو.... اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِي أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ۔ يَاقَوْمِ انْمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَانِ الْآخِرَةُ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ﴾ ”اے قوم میں تمہیں رشد و ہدایت کا راستہ دکھاتا ہوں پس میری پیروی کرو۔ اے قوم یہ دنیا کا فائدہ تو محض عارضی ہے اور آخرت کا گھر ہی ہمیشہ کا ٹھکانہ ہے۔“ اس لیے سوائے کتاب اللہ اور سنت رسول کے ساتھ تمسک کے کوئی راستہ رشد و ہدایت کا نہیں۔ اس کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی اور نہ ہی کسی کی عبادت کی جائے گی اور نہ اس کے علاوہ کسی کا حکم مانا جائے گا... نہ کسی تھوڑے میں نہ زیادہ میں..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَمَا أَمْرُو إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ ”اور نہیں حکم دیے گئے وہ سوائے اس

کے کہ اللہ ﷻ کی خالص ہو کر عبادت کریں، اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین﴾ ”کہہ دیجئے اے نبی ﷺ میری نماز میری قربانی اور میرا جینا مرنا سب اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔“ لیکن یہ اللہ کی سنت ثابتہ ہے کہ حق و باطل کی کشمکش قیامت کی دیواروں تک جاری رہے گی۔ اس لیے اہل باطل کو یہ منظر کبھی نہیں بھاتا کہ وہ اہل حق کو توحید کی طرف بلاتا ہوا دیکھیں اور نہ اہل کفر و شرک کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اہل توحید کو لوگوں کو اپنے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہوا دیکھیں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿واذا ذکر الله وحده اشمأزت قلوب الذين لا يؤء منون بالآخرة واذا ذکر الذين من دونه اذا هم يستبشرون﴾ ”جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جائے تو جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں اور جب اس کے سوا اور کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں“ ﴿الزمر 45﴾۔

لوگوں کا اپنے رب کی طرف لوٹنے کا مطلب ہے کہ باطل کا دور ختم ہو گیا اور اس کی حکومت جاتی رہی، اس کی شہوتوں اور لذتوں کی انتہاء ہو گئی۔ قوم کے یہ سیاسی زعماء کس طرح ان مساکین اور ضعیف لوگوں کے ساتھ گزارہ کر پائیں گے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿فقال الملاء الذين كفرو من قومہ مانراک الا بشرا مثلنا ومانراک اتبعک الا الذين هم اراذلنا بادی الراى﴾ ”اور قوم کے اکابرین جنہوں نے کفر کیا وہ کہنے لگے ہم تجھے اپنے جیسا ایک انسان پاتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے تیرے پیروکاروں کو سوائے اس کے کہ ہمارے ذلیل ترین لوگوں میں سے“۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه ولا تعد عیناک عنهم ترید زینۃ الحیاۃ الدنیا﴾ اور اے نبی ﷺ صبر کیجیے ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح شام پکارتے ہیں اس کی رضا کی تلاش میں اور اپنی آنکھیں ان سے مت پھیرے کہ آپ دنیا کی زینت چاہتے ہیں..... الخ۔

امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ نے اس آیات کے سبب نزول کے بارے میں روایت کیا ہے کہ ”قریش کے شرفاء کا ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو کہنے لگا جبکہ آپ کے پاس خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، صہیب رضی اللہ عنہ، بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ تھے تو وہ کہنے لگے ﴿یا محمد أَرْضِيَتْ بِهِوَ لَاءَ أَهْوَاءَ لَاءَ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا؟ لَوْ طَرَدْتَ هُوَ لَاءَ لَا تَبْعُنَا﴾ اے محمد ﷺ کیا آپ ان کے ساتھ راضی ہیں کیا یہ وہ لوگ جن پہ ہمارے درمیان اللہ نے احسان کیا ہے اور اگر آپ انہیں چھوڑ دیں تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے۔ تو انہوں نے اس سیل رواں کی دعوت کو روکنے کی کوششیں کیں، وہ کارواں جو باطل راہ میں حائل ہے جو شرک سے زمین کو پاک کرنے والا ہے۔ پس انہوں (موجودہ مشرکین) نے ہمارے ساتھ مختلف وسائل کیساتھ جنگ کی اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَمَا نَقْمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُوْءَ مَنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ ”اور انہوں نے نہیں انتقام لیا ان لوگوں سے سوائے اسکے کہ وہ اللہ عزیز و حمید پر ایمان لائے تھے۔ یہ ہے وہ دعوت جس کو ہم اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور لوگوں کو اس پر جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ جنت جس کی لمبائی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے اور اگر انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو ہم انہیں اللہ عزوجل کے عذاب و عقاب سے ڈراتے ہیں

☆ غیر اللہ کے قانون پہ فیصلہ کرنے والے اے قاضی:

تو جانتا ہے کہ ہماری دعوت اللہ عزوجل کے اس قول کی اتباع میں ہے ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ ”تحقیق ہم نے تمام امتوں کی طرف رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو“۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ ”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اور صرف عبادت کے لیے پیدا کیا“..... مفسرین کہتے ہیں ﴿أَيُّ لِيُوْحِدُونِي وَحْدِي﴾ کہ صرف

مجھے اکیلے کو یکتا مانا جائے اور اے قاضیو تم یہ سمجھتے ہو کہ عبادت صرف اور صرف نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا نام ہے اور اس پر تم یہ کہتے ہو کہ ہم اللہ ﷻ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور کیا تم ہمیں دیکھتے ہو کہ ہم نے کبھی غیر اللہ کی عبادت کی ہو۔ ہم سجدہ بھی کرتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور اللہ ﷻ کے لیے ہی ذبح کرتے ہیں۔ تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ عبادت کا مطلب وہ نہیں ہے جو تم نے بنا رکھا ہے بلکہ وہ تمہارے گمان سے زیادہ وسیع اور جامع ہے۔ کلمہ ءتو حید تو وہ ہے جس کی وجہ سے اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور ان رسولوں کے ساتھ کتابیں بھیجیں.... وہ ہے ”لا الہ الا اللہ“ اور یہ دو قسموں پر ہے۔ ایک شق ہے ”نفی“ لا الہ یعنی اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جس سے اُس کے علاوہ ہر الوہیت کی نفی ہو جاتی ہے اور یہ کہ نماز روزہ میں حج اور تشریع میں کسی کی عبادت نہیں اور اسکی دوسری شق ہے۔ ”اثبات“ الا اللہ یعنی اس بات کا اثبات کہ الوہیت صرف اللہ کے لیے خاص ہے تو کسی بھی صغیرہ یا کبیرہ میں اس کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ کلمہ ءتو حید ہے یہ عظیم کلمہ جس کے بغیر کوئی بھی انسان آگ سے نہیں بچ سکے گا اور ایسے شخص پے کلمہ کی شروط اور اس کے مقتضیات پہ عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمَرْ بِاللّٰهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا يَنْفَصَامُ لَهَا﴾ ”پس جو کوئی طاغوت کا انکار کرتا ہے اور اللہ ﷻ پے ایمان لاتا ہے تو اس نے ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیا جسے کبھی ٹوٹنا نہیں“۔ پس یہ آیت اس کلمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آئی کہ طاغوت ﴿غَيْرُ اللّٰهِ﴾ کا انکار، اسکی عبودیت سے انکار اور ﴿يُؤْمَرْ بِاللّٰهِ﴾ اقرار و اثبات اللہ کے لیے عبودیت کو خاص کیا جائے۔ اللہ ﷻ نے ایسے شخص کو ضمانت دی ہے کہ اگر اس نے خالص اللہ ﷻ اکیلے کی عبادت کی اور طاغوت کا انکار کیا تو اسے ایسا مضبوط سہارا میسر آ گیا جس کی مثال نہیں۔ یہ وہ مضبوط کڑی ہے جس کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ پس نماز، زکوٰۃ اور حج ایمان کی کڑیاں ہیں اور سارے نیک اعمال زنجیر ہیں اگر کوئی ان سب کو بجالاتا ہے۔ مگر تو حید

کے کڑے کو نہیں لاتا تو کوئی شک نہیں کہ اس کا عمل اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا﴾ اور جو عمل انہوں نے کیے ہماری طرف تو ہم نے اسے اڑتا ہوا بھوسہ بنا دیا۔ کیونکہ ایسے اعمال تو حید خالص کی بنیاد پر نہیں کیے گئے تھے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَجْهَ يَوْمَئِذٍ خَاشِعُهُ - عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ﴾ ”بہت سے چہرے ڈرے ہوئے ہوں گے بہت زیادہ عمل کرنے والے“۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب، ایک راہب کے قبة کے پاس سے گزرے تو اسے آواز دی اے راہب، تو وہ باہر آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسکی طرف دیکھا اور رونا شروع کر دیا۔ انہیں کہا گیا اے امیر المومنین آپ کیوں رونے لگے، یہ کون ہے؟ کہا میں نے اللہ عزوجل کا وہ قول یاد کیا ﴿عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلِيٰ نَارًا حَامِيَةً﴾ ”بہت زیادہ عمل کرنے والے اور اس میں مگن رہنے والے جو بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف جائیں گے“۔ تو اس بات نے مجھے رلا دیا کہ اس نے بہت زیادہ عمل کیا اور قیامت کے دن جہنم میں پہنچ جائے گا۔

اسی لیے قیامت کے دن سب سے پہلا سوال جو کیا جائے گا وہ انسان کی توحید کے بارے میں ہوگا تا کہ اس کی عبادت کی تحقیق ہو جائے۔ حدیث صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا ﴿اِنَّكَ تَقْدُمُ قَوْمًا اهل الكتاب فليكن اول ماتدعوهم اليه عبادة الله، وفي رواية ان يوحى الله، فان هم اجابوك فأخبرهم ان الله فرض عليهم زكاة من اموالهم وترد على فقرائهم﴾ ”کہ تیرا سامنا اہل کتاب سے ہوگا اس لیے سب سے پہلے انہیں جس چیز کی دعوت دینا وہ ہے اللہ واحد کی عبادت اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اللہ کو ایک مان لیں اور اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو انہیں بتا کہ اللہ ﷻ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی۔ تو معاذ رضی اللہ عنہ نے انہیں پہلے نماز زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے شعائر کی دعوت نہیں دی بلکہ رسول

اللہ ﷻ نے انہیں حکم دیا کہ انہیں اللہ واحد کی عبادت کی طرف بلائیں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ ”تحقیق ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا یہ کہ اللہ واحد کی عبادت کی جائے اور طاغوت سے اجتناب کیا جائے۔“

طاغوت ”لغوی“ طور پر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنی حد سے نکلا ہوا ہو جیسے کہ اللہ فرماتے ہیں ﴿إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ کہ جب پانی حد سے بڑھ گیا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کر دیا۔

اصطلاحی طور پر طاغوت کا معنی ہے ﴿كُلِّ مَاعْبَدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهُوَ رَاضٍ بِالْعِبَادَةِ﴾ ہر وہ چیز جس کی اللہ ﷻ کے علاوہ عبادت کی جائے اور وہ ایسی عبادت پر راضی ہو۔ طاغوت کی اشکال مختلف ہوتی ہیں.....

① کبھی وہ ایک بت ہوتا ہے اور کبھی ایک قبر یا انسان یا کوئی قانون۔ جاہلیت میں لوگ بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے، انکے لیے ذبح کرتے اور انہیں سے دعائیں والتجائیں کرتے تھے۔

② ان کے بعد قبر پرست آگئے جو ان کے لیے ذبح کرتے تھے اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور انہیں اللہ کے ساتھ الہ وارباب سمجھتے تھے۔

③ لیکن آج کے دور میں انہوں نے اس عبادت کو ایک نیا رنگ دے دیا ہے اور وہ ہے اشخاص و افراد کی اطاعت جس میں وہ ان کی تحلیل و تحریم میں اطاعت کرتے ہیں اور وہ ان کے لیے وہی کچھ مشروع کرتے ہیں جو ان کی خواہشات کو اچھا لگتا ہے۔ پس وہ ان کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دیتے ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿إِنَّ الْحَكَمَ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ ”حکم صرف اسی کا ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی

جائے۔“

امام احمد وغیرہ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عدی بن حاتم ایک عیسائی آدمی تھے۔ وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے ﴿اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ﴾ انہوں نے اپنے علماء اور اہبوں کو اللہ کے علاوہ الہ بنالیا تھا۔ تو عدی رضی اللہ عنہ نے کہا ﴿یا رسول اللہ ماعبدوہم﴾ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کبھی ان کی عبادت نہیں کی۔ عدی کا گمان تھا کہ عبادت صرف رکوع و سجود ہی کو کہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿احلوا لہم الحرام و حرّموا لہم الحلال فاطعواہم فتلک عبادتہم ایامہم﴾ ان کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دیا جسمیں ان کی اطاعت کی گئی تو یہی ان کی عبادت ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ لوگ جنہوں نے اپنے علماء اور اہبوں کو اللہ کے علاوہ الہ بنالیا اور تحلیل و تحریم میں انکی اطاعت کی گئی!!۔ اگر انہوں نے علم ہونے کے باوجود ان کی اطاعت کی یہ جانتے ہوئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کو بدل رہے ہیں۔ تو یہ ”کفر“ ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک ٹھہرایا ہے حالانکہ وہ ان کے لیے نہ ہی نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی ان کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ”اور جب علم چھوڑ دیا جائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت سے سکھایا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں اس کے مخالف حکم کی اتباع کی جائے تو ایسا شخص ”مرتد و کافر“ ہے اور دنیا و آخرت میں سزا کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿المص - کتب انزل الیک فلا یکن فی صدرك حرج منه لتنذر بہ و ذکر ی للموء منین۔ اتبعوا ما نزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیا قلیلاً ما تذکرون﴾ ”المص۔ یہ کتاب (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی طرف نازل کی گئی ہے پس اس کے ذریعے مومنوں کو ڈرانے کے معاملے میں آپ اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ پیروی کرو

اس بات کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے اولیاء کی پیروی نہ کرو اور بہت کم ہی تم نصیحت پکڑتے ہو۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه وانه لفسق وان الشياطين ليوحون الى اوليائهم ليحادلواكم وان اطعتموهم انكم لمشركون﴾ کہ ایسی چیز کو ہرگز نہ کھاؤ جس پہ اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو کیونکہ یہ فسق ہے اور بے شک شیاطین اپنے اولیاء کو وحی کرتے ہیں کہ تاکہ وہ تمہارے ساتھ جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کی طاعت کی تو تم مشرکوں میں سے ہو جاؤ گے۔

طبرانی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو ﴿ارسلت فارس الى قريش ان خاصموا محمدا و قولوا له تذبح انت بيد بسكين فهو حلال ، وما ذبح الله عز وجل فهو حرام ؟﴾ ایک گھڑ سوار قریش کی طرف یہ پیغام دے کے بھیجا گیا کہ تم محمد ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرو اور آپ سے کہو کہ تم اپنے ہاتھ میں چھری لے کے ذبح کرو تو وہ حلال ہے اور جسے اللہ ﷻ ذبح کر دے تو وہ حرام ہے؟

☆ غیر اللہ کے قانون پہ فیصلہ کرنے والے اے قاضی:

(اس بات پر غور کیجیے کہ السواقہ جیل اردن کی فوجی عدالت میں فوجی ججوں کے سامنے بیان دیتے ہوئے الزرقاوی شہید رحمہ اللہ نے کس طرح شجاعت و جرات سے فوجیوں کو ان القاب سے پکارا اور یہ جرات انہیں کا خاصہ تھی)

جب تو نے یہ جان لیا اور تجھ پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ کفر بواح اور کھلا شرک یہ ہے کہ غیر اللہ کو ”شریعت ساز“ مانا جائے چاہے ایسا شریعت بنانے والا عالم، حاکم، نائب یا کوئی رئیس وغیرہ ہو؟ اور یہ بات تم جانتے ہو کہ اللہ عز و جل نے اپنی کتاب میں یہ فیصلہ کر دیا ہے ﴿ان الله لا يغفر ان يُشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء﴾ بے شک اللہ نہیں بخشتا اس بات کو کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا وہ جو چاہے بخش دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد تم نے

اپنے وضعی دستور میں یہ قانون بنا رکھا جسکی شق نمبر ۲۶ یہ کہتی ہے.....

① قانون سازی کا اختیار بادشاہ اور ممبران پارلیمنٹ کے پاس ہے۔

② اختیار قانون سازی کو دستور میں موجود قواعد و ضوابط کے تحت استعمال کیا جائے گا۔

پھر تم نے یہ جان لیا کہ کوئی بھی شخص جس نے ایسے واضح کفریہ دین کو قبول کیا جو کہ اللہ ﷻ کے قانون کے ساتھ متناقض ہے اور اس کی توحید کے مخالف ہے ایسا شخص ان قانون بنانے والوں کو اللہ کے علاوہ رب مانے ہوئے ہے جو اللہ ﷻ کے ساتھ کی انکی عبادت کا شرک کرتا ہے۔

شیخ احمد شا کر رٹائلہ کہتے جبکہ وہ مصر میں شرعی محکمہ کے قاضی تھے ”یہ قوانین جن کو مسلمانوں کے اوپر اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں نے فرض کر دیا ہے یہ قوانین درحقیقت ایک دوسرا دین ہے جسے وہ مسلمانوں کے صاف و شفاف دین کے مقابلے میں رواج دینا چاہتے ہیں اور انہوں نے لوگوں کے دلوں میں اس کی اطاعت و تقدیس کا بیج بو دیا ہے اور اس کے لیے لوگوں کو متعصب بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کی زبانوں پر یہ الفاظ جاری ہو گئے ”قانون کی بالادستی“، ”قانون کا احترام“، ”قانون کا تقدس“، لیکن اس کے مقابلے میں وہ اسلام کے قوانین کے ساتھ ایسی صفات کے الفاظ لگانے سے نہ صرف گریز کرتے ہیں بلکہ اسلامی قوانین کو رجمیت پسندی، جمود اور جنگل کے قانون کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اس کی مثالیں صحیفوں اور مجلات میں بھری پڑی ہیں جنہیں ان شیطان کے چیلوں و پیروکاروں نے لکھا ہوتا ہے۔ پھر بتدریج ان کو ”قانون ساز“، اور ”فقہ و مقنن“ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ جبکہ فقیہ کا لفظ اسلامی فقہاء پر بولا جاتا ہے۔

انہوں نے شریعت اسلامیہ کی ہر چیز میں نفی کر ڈالی اور بہت سے لوگوں نے تصریحات اسلام کے بعض قطعی ثابت احکام کے متعلق کہا کہ وہ اب قابل عمل نہیں رہے اور وہ

قوانین انتہائی ابتدائی اور غیر مہذب لوگوں کے لیے بنائے گئے تھے جو آج کے دور کے لیے مناسب نہیں ہیں۔ اس لیے اس فرنگی دور میں اللہ کی کتاب کی سزائیں اور سنتِ رسول ﷺ کی ثابت سزائیں عملاً ممکن نہیں ہیں۔

شیخ احمد شا کر جڑ اللہ نے کہتے ہیں ان استعماریوں نے ہمارے لیے ایسے طبقات پروان چڑھائے جن کو انہوں نے اس قانون کا دودھ پلایا ہے یہاں تک کہ ان میں ایسی ثقافت پروان چڑھ گئی جنہوں نے اس جدید دین کو اپنایا اور اپنی شریعت طاہرہ کو منسوخ کر ڈالا اور وہ اس حال پہ پہنچ گئے کہ یورپین لوگوں پہ فخر کرنے لگے اور وہ مسلمانوں میں ”ائمۃ الکفر“ بن گئے اور مسلمان ایسی مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے جن میں اسلام اپنے کسی دور میں بھی مبتلا نہ ہوا تھا۔

ذرا نظر ڈالو اپنے شریعت و قانون سازوں کی طرف ”محمد فاضل“ اور ”السنہوری“ کو وہ آج کہاں ہیں۔ آج وہ مٹی کے منوں ڈھیر کے نیچے دبے پڑے ہیں..... یٰ اَللّٰہِ وِیَاللَّعَجَبَ تمہارے شریعت ساز مرتے ہیں.....! لیکن ہمارا مشرع، ہمارا حاکم اور ہمارا رب ”حیّ لَا یَمُوتُ“ ہے، زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔

اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿فَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُونَ وَمِنْ أَحْسَنِ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ یُّوقِنُونَ﴾ کیا وہ جاہلیت کے حکم کے متلاشی ہیں اور یقین کرنے والوں کے لیے اللہ ﷻ کے حکم سے بہتر کس کا حکم ہوگا۔ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کا انکار کرتے ہیں جس نے اللہ ﷻ کے جامع احکام کو ترک کر دیا جو خیر کا حکم دینے والے اور ہر شر سے روکنے والے ہیں۔ ایسا شخص اس دین کو چھوڑ کے آراء و خواہشوں کی طرف لوٹتا ہے اور ایسی اصطلاحات کی طرف لپکتا ہے جنہیں انسانوں نے وضع کیا ہے۔ جس کسی نے ایسا کیا تو وہ ”کافر“ ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا واجب ہے یہاں تک کہ وہ اللہ ﷻ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اس لیے کسی قلیل و کثیر میں اس کے علاوہ کسی کی پیروی نہیں کی جائے گی۔

☆ غیر اللہ کے قانون پہ فیصلہ کرنے والے اے قاضی:

اس وجہ سے ہماری قوم نے ہم سے دشمنی کی، ہمیں یک بارگی میں اٹھا کے باہر پھینک دیا اور ہمارے خلاف کھلی جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔ اس عظیم دعوت کو روکنے کے لیے ہر مہنگے و سستے طریق کو استعمال کیا گیا لیکن وہ کیسے ایسا کر پاتے جبکہ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہم وبأبی الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون﴾ ”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ ﷻ کے نور کو پھونکوں کے ساتھ بجھا دیں (جبکہ اللہ ایسا ہونے نہیں دے گا) اور وہ اپنے نور کو ضرور پورا کرے گا چاہے کافروں کو ناگوار گزرے“۔ اور اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیدلنہم من بعد خوفہم امنا﴾ ”اللہ ﷻ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ وہ انہیں زمین میں خلافت و تمکین دے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو اس نے دی اور ان کے لیے جو دین اس نے پسند کیا ہے اسے ہی تمکین دے گا اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دے گا“۔

پس مسئلہ ”اسلحہ و بارود“ کا نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ دعوتِ توحید اور دین کا ہے جس کی وجہ سے ہم ایک زمانے سے پیچھے پھینک دیے گئے ہیں اور اس کا سبب صرف یہی تھا کہ ہمارے بھائی اس دعوت کو پھیلانے کے لیے کمر بستہ ہو کر نکل کھڑے ہوئے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت لوگوں کے درمیان پھیلانی جائے۔ اس کی خاطر انہوں نے حلقات منعقد کیے، مساجد اور گھروں میں درس کا اہتمام کیا تا کہ لوگوں کو شرک سے نکال کے توحید کی طرف لے جایا جائے اور دنیا کی تنگی سے نکال کے آخرت و دنیا کی وسعتوں کی طرف لے جایا جائے۔ لوگوں کو ظلم و جور سے نکال کے اسلام کے عدل کی طرف لے جایا جائے اور جہنم کی آگ سے نکال کے جنت کی ہیشتی کی طرف لے جایا جائے۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿یا قومنا احیبوا داعی اللہ وامنوا بہ یغفر لکم

من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم ﴿۱﴾ اے قوم اللہ ﷻ کی طرف دعوت دینے والے داعی کی پکار پے لیک کہو اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں آگ کے درد ناک عذاب سے بچالے گا۔

ہم نے سنا اور پڑھا جو کچھ انجیلی جنس ایجنسیوں کے داروغہ تعذیب کے نئے نئے طریقے اپناتے رہے اور ہمارے بھائیوں کے ساتھ اس مسئلہ میں جو کچھ انہوں نے کیا جسے انہوں نے ”مسئلہ موءتہ“ کا نام دیا تھا اور کیسے انہوں نے ہمارے بھائیوں کے حق اور ان کی انسانی کرامت کی توہین کی۔ جبکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا ﴿یا رسول اللہ أرأیت ان جاء رجل یزید ان يأخذ مالی فأعطیہ قال لا تعطیہ قال أرأیت ان قاتلنی فأقتلہ قال نعم قال أرأیت ان قتلته قال هو فی النار قال افرایت ان قتلنی قال انت شهید﴾ اے اللہ کے رسول ایک آدمی آئے اور مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو کیا میں اس کو اپنا مال دے دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں نہ دے کہنے لگا اگر وہ مجھ سے قتال کرے تو کیا میں اس سے لڑوں فرمایا ہاں کہا اگر میں اسے قتل کر دوں آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے کہنے لگا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا تو شہید ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ مفسد تباہ کار دشمن جو دین و دنیا میں فساد برپا کر دیتا ہے ایمان لانے کے بعد سب سے بہترین عمل ایسے دشمن سے دفاع ہے۔ ہم اللہ کے فضل سے اس عظیم دعوت کے اٹھانے والے ہیں۔ ہم سے پہلے انبیاء اور صالحین نے اسی دعوت کا بیڑا اٹھایا اس لیے اس دعوت کے اٹھانے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ خود دار اور عزت و کرامت والا شخص ہو۔

اللہ ﷻ کی قسم ہمیں اس بات سے موت زیادہ محبوب ہے کہ کوئی ہماری زمین کو ناپاک کرے اور موت ہمیں اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ طاغوت کی فوجیں ہمارے گھروں پے

دھاوا بولیں اور ہمیں ہمارے اہل و اقارب اور ہمارے بچوں کے درمیان گھسیٹ کے لے جائیں۔

اے قاضی ہم یہ باتیں اس لیے نہیں کہہ رہے تاکہ تمہیں اپنے حال سے باخبر رکھیں بلکہ ہم تو یہ باتیں اس آیت کے باب میں تمہیں کہہ رہے ہیں ﴿وَكَذَلِكَ نَفْصَلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلَ الْمَجْرَمِينَ﴾ ”اور اسی طرح ہم اپنی آیات کو کھول کے بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔“ ہم اللہ ﷻ کے فضل سے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس دعوتِ عظیم کی تکالیف اور شدتیں کیا ہیں اور اس پر کس طرح اذیتیں اپنی ساری شکلوں کے ساتھ وارد ہوتی ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿لَتَبْلُونَ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعْنَ مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِذْ يُكْتَبُ عَلَيْهِمْ أَنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنْ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ ”ضرور تمہیں آزمایا جائے گا تمہارے اموال میں تمہارے نفسوں میں اور ضرور تم سنو گے اہل کتاب اور مشرکین سے اذیت دینے والی باتیں اور اگر تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ عزمیت کے کاموں میں سے ہے۔“

اس لیے ہم تجھ پہ واضح کرتے ہیں اور تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں کہ تمہارا جمہوریت کی ندا لگانا کیا معنی رکھتا ہے! ”یہ جمہوریت کا کفریہ اور بدعتی دین“ جس جمہوریت کے نام پر تم لوگوں کو قتل کرتے ہو، اور جمہوریت کے نام پر ہی شراب، زنا و فساد بازی کرتے ہو۔ اس فتنہ دین جمہوریت کی شکل کو خوبصورت بنانے کے لیے اپنے میڈیا کے تمام وسائل کو اسی جمہوریت کے نام پر استعمال کرتے ہو اور اسے عدل و انصاف سے موسوم کرتے ہو اور کرامت انسان، حریت اور موطنین کی عزت کے نعرے لگاتے ہو۔ ”محمود عوالمہ“ کا قتل تمہارے پاس اہل وطن کی کرامت کی دلیل ہے۔

اسی کا فرج جمہوریت کے نام پر تم نے لوگوں کو جیل کے سراپوں میں گم کر دیا ہے اور ان پہ

وہ تہمتیں لگائیں جن کی اللہ نے بھی کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں بھیجی اور اس میں ایک مضحکہ خیز تہمت ہے ”زبان درازی“۔ ہر انسان جو تمہارے سامنے کلمہ حق کہنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تم اسے کہتے ہو کہ اس نے ”طاغوتی“ نظام پے زبان درازی کی ہے۔ تمہارے قانون میں زبان درازی کی تعریف کیا ہے؟ اللہ عزوجل فرماتے ہیں ﴿وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسْبُوا اللَّهَ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ اور وہ لوگ جو اللہ ﷻ کے علاوہ جنہیں پکارتے ہیں انہیں گالی نہ دو کہ وہ جہالت کی بنا پر اللہ ﷻ کو گالی دیں گے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ﴿فَالسَّبُّ الْمَجْرَدُ فِي دِينِنَا انْ كَانَ يَتَرْتَبُ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ يَنْهَى عَنْهُ﴾ ہمارے دین میں کسی مجرّد سبب پر اگر کوئی مفسدہ واقع ہوتا ہے اس سے منع کر دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ عظیم دعوت جس کا بیان ہم نے تمہارے سامنے کیا ہے اور جسے تم زبان درازی قرار دیتے ہو وہ ہماری مطہر شریعت میں ہم پر واجب حق ہے۔ جیسے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿سَيِّدُ الشَّهَدَاءِ حَمِزُهُ وَرَجُلُ قَامِ الْإِمَامِ جَائِرٌ فَامْرَهُ وَنَهَاةُ فَقْتَلَهُ﴾ کہ شہیدوں کے سردار حمزہ ہیں اور وہ جس نے کسی جابر سلطان کے سامنے اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ اس لیے حق بات کہنا اور باطل سے روکنا ہماری شریعت میں مطلوب امور میں سے ہے۔ صحابی رضی اللہ عنہ حدیث صحیح میں فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پے بیعت کی سمع و اطاعت کی آسانی میں اور تنگی میں اور یہ کہ ہم حق بات کہیں گے اور اللہ ﷻ کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پرواہ ہرگز نہ کریں گے۔

اللہ ﷻ ایسے لوگوں کی قرآن میں تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں ﴿الَّذِينَ يَبْلُغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا﴾ وہ لوگ جو اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی کا خوف نہیں رکھتے اور اللہ ہی کافی ہے حساب لینے والا۔ پس ایک موحّد اس لیے کھڑا ہوتا ہے تاکہ وہ اللہ کی

کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت سے لوگوں کو توحید کی طرف بلائے، انہیں شرک سے ڈراتے ہوئے اور مشرکوں کی پیروی سے انہیں منع کرے اور اس کے لیے وہ کتاب و سنت سے نقلی دلیل بھی لاتا ہے اور عقلی دلیل بھی لاتا ہے جس پر کہ فطرت موافقت کرتی ہے۔

جیسے کہ اللہ ﷻ کا فرمان ہے ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ اور جو لوگ اللہ ﷻ کے نازل کردہ کے مطابق حکم نہیں کرتے یہی لوگ کافر ہیں۔ اس کے بعد کون ہے جو اس بات کا انکار کرتا ہے کہ جو شخص اللہ ﷻ کے نازل کردہ کے مطابق حکم نہ کرے، اس کی شریعت کو معطل کرتے ہوئے اور اس کے حکموں کو بدلتے ہوئے، کہ وہ ”کافر“ نہیں ہے؟ کیا اللہ ﷻ کی کتاب میں بغیر ما نزل اللہ کے مطابق حکم کرنے والے کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے وہ تمہارے قانون و شریعت میں ”زبان درازی“ ہے۔ سچ کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے جب آپ نے فرمایا ﴿يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أُمَرَاءُ ظَلَمَهُ وَوُزَرَاءُ فَسَقَهُ وَقِصَاةٌ خَوْنَهُ وَفُقَهَاءُ كَذِبُهُ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلَا يَكُونُ لَهُمْ جَائِيًا وَلَا عَرِيفًا وَلَا شَرْطِيًّا﴾ کہ آخر زمانہ میں ظالم امراء ہوں گے، فاسق وزراء ہوں گے اور خائن قاضی ہوں گے اور جھوٹے فقیہ ہوں گے، تو جو کوئی تم میں سے وہ زمانہ پالے تو ان کا حمایتی، عہدہ دار اور پہرے دار نہ بنے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن جب ہم تمہارے لیے اسے ذکر کرتے ہیں تم کہتے ہو ”زبان درازی“ ہے۔ یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیا گیا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ اور ان سے پہلے انبیاء بھی اقوام کے بتوں کو ذلیل اور ان کی حقیقت کو واضح کرتے رہے ہیں۔ جیسے کہ اللہ ﷻ نے فرمایا ہے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ﴿قَالَ اتَّعْبِدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ وَلَا يَضُرُّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ انہوں نے کہا کیا تم اللہ کے علاوہ اس چیز کی عبادت کرتے ہو جو نہ

تمہیں نفع دیتی ہے نہ ہی نقصان، افسوس ہے تمہارے لیے اور جسکی کی تم اللہ ﷻ کے علاوہ عبادت کرتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔“ اور حدیث صحیح میں آتا ہے جب قریش کے شریر لوگوں اور طاغوتوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا ﴿أَأَنْتَ الذِي تَسْبُ أَلْهِنَّا وَتَسْفَهُ أَحْلَامَنَا﴾ کیا تو ہی ہے جو ہمارے معبودوں کو گالی دیتا ہے اور ہمارے عقل مندوں کو بیوقوف بتاتا ہے؟۔ آپ نے فرمایا ہاں جبکہ نبی ﷺ کی دعوت میں کوئی سب و شتم نہ تھا اور نہ ہی فحاشی تھی۔

یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور ہم اسی پہ چلیں گے (ان شاء اللہ)۔ لیکن اس شخص کا کیا کریں جو ہر چیز کے خالق کو گالی دیتا ہے۔ تمہاری شریعت میں کوئی ہے یہاں جو تمہارے حاکم کو گالی دیتا ہے؟۔ اللہ ﷻ کے لیے اے غیر اللہ کے حکم پر فیصلہ کرنے والے قاضی مجھے یہ تو بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟۔ جبکہ تم لوگوں نے جو شعار بنا رکھا ہے جسے تم کہتے ہو ”اللہ، وطن، ملک“ (بادشاہ)۔ اللہ کی قسم اللہ ﷻ کی کتاب وطن اور بادشاہ سے مقدم ہے اور پھر بادشاہ کے خلاف یہ زبان درازی کی سزا کیا اللہ ﷻ کے خلاف زبان درازی سے بڑی ہے۔ پھر تمہارے قانون میں حقیقی الہ کون ہے؟

☆ غیر اللہ کے قانون پہ فیصلہ کرنے والے اے قاضی:

اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾ واستغفر الله ان الله كان غفوراً رحيمًا۔ ولا تحادل عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من كان خواناً اثميماً۔ يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم اذ يبيتون ما لا يرضى من القول وكان الله بما يعملون محيطاً۔ هانتم هوء لآء جادلتم عنهم فى الحياة الدنيا فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة امن يكون عليهم وكيلاً“ ”یقیناً ہم نے تمہاری طرف اپنی کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو

شنا سا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشش کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔ انکی طرف سے جھگڑا نہ کرو جو خود اپنی ہی خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً دعا باز، کنہ کار اللہ کو اچھا نہیں لگتا۔ وہ لوگوں سے تو چھپ جاتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپ سکتے۔ وہ راتوں کے وقت جبکہ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے خفیہ مشورے کرتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کے پاس ہوتا ہے، ان کے تمام اعمال کو وہ گھیرے ہوئے ہے۔ ہاں تو یہ ہوتم لوگ کہ دنیا میں تم نے ان کی حمایت کی لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن انکی حمایت کون کرے گا اور وہ کون ہے جو ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا“

﴿النساء 105-109﴾

حق صرف کتاب اللہ میں ہے، اے قاضیو میں تمہیں!! نبی ﷺ کا قول یاد دلاتا ہوں..... آپ ﷺ نے فرمایا ﴿القضاة ثلاثة قاضيان في النار وقاض في الجنة ، فقاض علم الحق وحكم بغيره فذلك في النار وقاض جاهل لم يعرف الحق وحكم بغيره فذلك ايضا في النار وقاض عرف الحق وحكم به فذلك في الجنة ﴾ ”قاضی تین قسم کے ہیں دو جہنم میں اور ایک جنت میں ہے۔ ایک قاضی جس نے حق کو جان لیا اور پھر بھی اس کے خلاف فیصلہ دیا تو وہ آگ میں ہے اور ایک قاضی جو حق سے جاہل تھا اور اس نے حق کے بغیر فیصلہ کیا تو وہ بھی جہنم میں ہے اور تیسرا قاضی جس نے حق کو جان لیا اور پھر اس کے مطابق فیصلہ دیا تو وہ جنت میں ہے اور حق وہی ہے جو اکیلا شریعت کی موافقت کر جائے۔“

اللہ ﷻ کی قسم ہم تم لوگوں کی ہدایت پر حریص لوگ ہیں کیونکہ یہ چند دن کی دنیاوی زندگی جلد ہی ختم ہو جانی ہے۔ جس نے نفع پایا وہ کامیاب ہو گیا اور جو خسارے میں رہا نا کام ہو گیا۔ آج تم جو فیصلہ کرو گے قیامت کے دن اس سے عدل والا بہترین فیصلہ تمہارے ساتھ کیا جائے گا جب تم اللہ ﷻ کے سامنے اکیلے حاضر کیے جاؤ گے۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿ولقد

جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرة و ترکتم ما حولنا کم وراء ظهورکم ومانری معکم شفعاء کم الذین زعمتم انهم فیکم شرکاء لقد تقطع بینکم و ضل عنکم ماکتتم تزعمون ﴿اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آگئے جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا اس کو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعویٰ رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں۔ واقعی تمہارے آپس میں تو قطع تعلق ہو گیا اور تمہارا دعویٰ سب تم سے گیا گذرا ہوا ﴿الانعام 94﴾۔

اس وقت اللہ کی قسم تمہیں اللہ ﷻ کے سواء کوئی مددگار و نصرت کرنے والا نہ ملے گا، یہ گاڑیاں، رتبے اور عسکری لباس تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ جیسے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ننگے جسم و ننگے پیر جمع کیے جائیں گے تو ہماری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی طرف کیا دیکھیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ﴿یا عائشہ الامر أشد ان یهمهم هذا﴾ کہ معاملہ اس قدر شدید ہوگا کہ اس کے متعلق سوچ ہی نہ سکیں گے اور یہ تیرے دائیں بائیں جو دو قاضی بیٹھے ہیں تاکہ تیری معاونت کریں یہ تجھے کچھ فائدہ نہ دے سکیں گے اور قیامت کے دن تو اللہ کے پاس ان کے بغیر آئے گا ﴿کلہم اتیہ یوم القیامة فردا﴾ ہر کوئی قیامت کے دن اس کے دربار میں اکیلا آئے گا۔

ہمیں اللہ ﷻ کے فضل سے اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہے جو کمزور فریب اور تدابیر تم نے ہمارے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ حکم اللہ کا حکم ہے اور فیصلہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿واللہ یقضی بالحق والذین یدعون من دونہ لا یقضون بشیء﴾ ”اور اللہ ﷻ ہی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور وہ لوگ جنہیں وہ اللہ ﷻ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کسی

بھی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے۔ تمہارا فیصلہ تو صرف اس زمین کے لیے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرعون کے جادگروں کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں جبکہ وہ ایمان لے آئے تھے ﴿قَالُوا لَنْ نُؤْتِيَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾ ”وہ کہنے لگے کہ ناممکن ہے کہ ہم ان دلیلوں پر تجھے ترجیح دیں جو ہمارے سامنے آچکی اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا اب تو جو فیصلہ کرنا چاہے کر لے تو تو اسی دنیا میں ہی فیصلہ کرے گا۔“ (طہ 72)

تم ہمیں جیلوں میں ڈال کے ہمیں ہمارے عزم سے ہرگز نہیں ہٹا سکو گے اور ہمیں اللہ عزوجل کی توحید سے نہ روک سکو گے۔ تم تو اللہ کی قسم خود قید میں ہو جیسے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قید میں تو وہ ہے جس کا دل اپنے رب کی یاد سے قید میں ہے اور قیدی وہ ہے جس کو اس کی خواہش نے قید کر رکھا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿يَحْشُرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ امثال الذر في صورة الناس يعلوهم كل شيء من الصغار حتى يدخلوا سجننا في جهنم يقال له بولس تعلقوه نار الانبياء، يسقون من طين الخبال وعصارة اهل النار﴾ قیامت کے دن متکبروں کو انسانوں کی شکل میں چھوٹے چھوٹے ذرات کی مانند جمع کیا جائے جن پر ہر چھوٹی چیز بھاری ہوگی یہاں تک کہ وہ جہنم کی بولس نامی جیل میں داخل ہوں گے جس کے اوپر آگ ہی آگ ہے اور انہیں خبال کی مٹی اور جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ یہ ہے ہمیشہ کی جہنم اور ہمیشہ کی قید نہ کہ تمہاری جیلوں کی طرح کیونکہ تمہاری جیلیں اللہ ﷻ کے فضل سے ہمارے لیے اللہ کے ذکر کے ساتھ وسیع ہیں اور یہ دعوت و تربیت کے ہمارے لیے ادارے بن گئی ہیں اور ہم یہاں کتاب اللہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں ﴿وَإِذَا اعْتَرَلْتُمْهُمْ وَامْسِجِدُوا لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مِثْلُكُمْ يُنْشَرُ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهِىَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مَرْفَقًا﴾ جبکہ تم ان سے اور اللہ کے سوا انکے اور معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم

کسی غار میں جا بیٹھو تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے کام میں سہولت مہیا کر دے گا ﴿الکھف 16﴾۔

تم اپنی ان عدالتوں کے ڈراموں کی سٹیج پر بیٹھے ہمارے اوپر اپنے بنائے قانون کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہو لیکن یہ بات یاد رکھو اے قاضیو اگر تم اسی پہ مر گئے جس پر کہ تم اب ہو تو پھر یاد رکھنا.....! مَلِیْکُ مَقْتَدِر کی عدالت میں ہم پھر ملیں گے اور یہ ساری باتیں وہاں تمہیں ایک ایسی کتاب میں لکھی ہوئی ملیں گیں جو نہ کسی چھوٹی بات کو اور نہ ہی بڑی بات کو چھوڑتی ہے اور سب کچھ نوٹ کر لیتی ہے۔ پس جس کسی کو اس میں اچھائی ملی تو اللہ ﷻ کی تعریف کرنا اور جس کو کوئی برائی ملی تو صرف اپنے ہی نفس کو ملامت کرے!!

اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اے اللہ کیا میں پہنچا دیا.....
اللَّهُمَّ فَاشْهَدُ. اے اللہ تو گواہ رہنا....

قیدی: احمد فضیل نزال الخلايلة ”ابو مصعب الزرقاوی شہید ﷺ“

السَّوَأَقَهُ (جیل)، اردن



مسلم ورلڈ ویڈیو پروسیسنگ پاکستان

Website : <http://www.muwahideen.tk>

Email : info@muwahideen.tk